OPEN ACCESS
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839

Al-Āfāq Islamic Research Journal
http://alaafaqjournal.com/index.php/alaafaq/index
Vol. 04, Issue: 02, Dec-2024, PP: 01-11

الیکٹرانک فارمز اور رضامندی کی جدید صورت: شرعی مطالعہ

Electronic Forms and Modern Expressions of Consent: A Shariah Perspective

*** Muhammad Javed Khan**
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Javedhasan1983@gmail.com
****Dr. Usman Ahmad**
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract:
In the course of life, every individual inevitably engages in transactions or agreements. In such dealings, the mutual consent of the involved parties serves as a foundational element. Transactions conducted with the consent of both parties are deemed valid in Islamic law, whereas those executed without consent are considered invalid, and any wealth derived from such transactions is impermissible. Mutual consent is a natural principle acknowledged by all religions, cultures, and legal systems. Islam not only mandates mutual consent in transactions but also assigns it such significance that, in certain cases, transactions are validated despite the absence of other essential conditions, solely due to mutual agreement, as evidenced by numerous examples in Islamic jurisprudence. Historically, consent was expressed either verbally or in written form. However, in the contemporary era, various modern forms of expressing consent in agreements have emerged, including electronic forms. These electronic forms have introduced new dimensions of expressing consent in contracts, previously non-existent. Today, during processes such as university admissions or contractual engagements with banks and other institutions, electronic forms available on institutional websites are filled and submitted by users, thereby expressing their consent. This article introduces the concept and background of electronic forms and examines the Shariah perspective on consent expressed through them. It aims to explore the modern methods of expressing consent in agreements via electronic forms by applying principles derived from the Quran, Sunnah, and Islamic jurisprudence. This study seeks to provide a comprehensive understanding of the Shariah ruling on such contemporary practices.
Keywords: *Electronic Forms, Expressions of Consent, Contracts, E-agreements, Validity of Consents, Online Transactions.*

تعارف

اسلام کے شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ معاملات کا ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا "[1]

پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک کام کرو۔

اس آیت میں اللہ جل شانہ نے رزقِ حلال کو اعمال صالحہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اعمالِ صالحہ کیلئے معاملات کا درست ہونا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

معاملات کا بنیادی رکن باہمی معاہدات ہیں۔ انسان اپنی روزمرہ زندگی میں مختلف مواقع پر مختلف طرح کے معاہدات کرتا ہے۔ یہ معاہدات کبھی افراد کے ساتھ ہوتے ہیں اور کبھی اداروں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے ان معاہدات کے ایفاء کا حکم دیا ہے، احادیثِ طیبہ میں عہد کی خلاف ورزی کو نفاق کی علامت کہا گیا ہے۔[2]

معاہدات میں فریقین آپس میں کچھ شرائط طے کرتے ہیں جس پر دونوں فریق کی رضامندی کا پایا جانا ضروری ہے۔ فریقین کی رضامندی کی صورت میں معاملہ پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے اور رضامندی نہ ہونے کی صورت میں معاملہ مکمل نہیں ہوتا۔ معاہدات میں فریقین کی رضامندی ایک ایسا بنیادی عنصر ہے جس کی ضرورت واہمیت پر ہر مذہب و قانون متفق ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے معاہدات میں فریقین کی رضامندی کو بہت اہمیت دی ہے اور کسی فریق کی رضامندی کے بغیر معاملات کو درست قرار نہیں دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه[3]

سنو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، سنو کسی شخص کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

ملا علی قاریؒ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس سے مسلمان اور ذمی دونوں کا مال مراد ہے یعنی مسلمان اور کافر دونوں کا مال ان کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔[4] سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"[5]

آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ۔

علامہ قرطبیؒ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"فيدخل في هذا: القمار والخداع والغصوب وجحد الحقوق، وما لا تطيب به نفس مالكه"[6]

اس ممانعت میں قمار، غصب، حقوق تلفی اور جس میں مالک کی دلی رضامندی شامل نہ ہو سب شامل ہیں۔

قدیم دور میں رضامندی کے اظہار کے دو ہی طریقے تھے یا تو زبانی طور پر رضامندی کا اظہار کیا جاتا تھا یا کسی کاغذ وغیرہ پر تحریری شکل میں۔ لیکن دورِ حاضر میں معاہدات میں رضامندی کے اظہار کی مختلف جدید صورتیں سامنے آئی ہیں بالخصوص تحریری رضامندی کی متنوع صورتیں ہیں مثلاً سادہ کاغذ اور اسٹامپ پیپر پر اظہارِ رضامندی، ٹیکسٹ میسیج اور ای میل کے ذریعے اظہارِ رضامندی، الیکٹرانک فارمز کے ذریعے رضامندی، مشینی خودکار آلات کے ذریعے اظہارِ رضامندی،، بیرون ممالک کا ویزا اور ان کی شہریت کے حصول کیلئے مختلف قسم کے فارمز پر اظہارِ رضامندی وغیرہ۔ اسی طرح موجودہ دور میں جبکہ انسانی ضروریات مختلف اداروں سے وابستہ ہوگئی ہیں اور ان اداروں سے اپنی ضرورت کے حصول کیلئے مختلف معاہدات کرنے پڑتے ہیں۔ ان معاہدات میں شرائط وضوابط کی ایک طویل فہرست ہوتی ہے جس پر بعض اوقات محدود وقت میں دستخط کرنے کی شرط ہوتی ہے اور بعض اوقات وہ شرائط وضوابط غیر زبان میں مطبوع ہوتی ہیں، جنہیں پڑھے اور سمجھے بغیر ہی ان پر دستخط کیے جاتے ہیں اور بہت سے اداروں کی جانب سے تحریری معاہدات میں عموماً صارفین کو ان میں سے کسی شق کے بارے میں تغیر و تبدل کا اختیار نہیں ہوتا۔ بلکہ صارف یا تو من وعن انہی شرائط کے ساتھ اس معاہدے پر دستخط کرتا ہے یا پھر اس معاہدہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ نیز مختلف تعلیمی اداروں میں داخلے کے عمل کے دوران اور اسی طرح بینکوں کے ساتھ معاملات کے دوران ان اداروں کی ویب سائٹس پر الیکٹرانک فارمز بنائے گئے ہوتے ہیں جس میں شرائط وضوابط تحریر ہوتے ہیں اور صارفین نے انہی الیکٹرانک فارمز کو پر کرکے اسے جمع کرا کر اپنی رضامندی کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ اس مضمون میں مروجہ الیکٹرانک فارمز کا تعارف، ان کا پس منظر اور ان پر دی گئی رضامندی کی شرعی حیثیت پر بحث کی گئی ہے تاکہ الیکٹرانک فارمز کے تعارف کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت اور فقہ اسلامی سے مستفاد اصولوں کی روشنی میں عصرِ حاضر کے الیکٹرانک فارمز کے ذریعے معاہدات میں رضامندی کے اظہار کی جدید صورتوں کا شرعی حکم معلوم ہوسکے۔

ضرورت واہمیت

اس دنیا میں ہر انسان کو کسی نہ کسی سے کوئی معاملہ یا معاہدہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اب جہاں کہیں دو اشخاص کے درمیان کوئی معاہدہ ہوتا ہے وہاں دونوں فریقین کی رضامندی کا ہونا یا نہ ہونا بنیادی رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔ فریقین کی رضامندی کے ساتھ ہونے والے

معاملات کو شریعتِ اسلامیہ جائز قرار دیتی ہے۔ جبکہ رضامندی کے بغیر کیے جانے والے معاملات کو شریعت ناجائز قرار دیتی ہے اور اس ذریعے سے حاصل ہونے والے مال کو شریعت حلال قرار نہیں دیتی۔ معاملات و معاہدات میں فریقین کی رضامندی کا پایا جانا ایک فطری اصول ہے جسے دنیا کہ ہر ملت و مذہب اور قانون میں تسلیم کیا گیا ہے۔ دینِ اسلام نے معاملات میں باہمی رضامندی کو نہ صرف ضروری قرار دیا ہے بلکہ اسے اتنی اہمیت دی ہے کہ بعض اوقات کسی عقد کی بنیادی شرائط نہ پائے جانے کے باوجود باہمی رضامندی ہونے کی وجہ سے شریعت اس معاملے کو جائز قرار دے دیتی ہے، اس کی بہت سی مثالیں فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

موجودہ دور میں الیکٹرانک فارمز کے ذریعے معاہدات میں اظہارِ رضامندی کی بہت سی ایسی جدید صورتیں سامنے آئی ہیں جو پہلے دور میں نہیں تھیں۔ اس موضوع کے اصولی و فروعی مباحث اور عصر حاضر میں اس کی تطبیقات سے متعلق تفصیلی گفتگو کی ضرورت ہے۔ جبکہ اس موضوع پر اب تک اردو، عربی یا انگریزی زبان میں جو کام ہوا ہے وہ مختصر اور منتشر طریقے سے کتابوں میں مذکور ہے، جن میں بعض پہلو ایسے ہیں جو ہنوز تحقیق طلب ہیں، نیز ان میں مروجہ الیکٹرانک فارمز کی بہت سی صورتوں کا حکم نہیں ملتا۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس موضوع پر تحقیق کی جائے اور الیکٹرانک فارمز کے ذریعے رضامندی کے مباحث اور عصرِ حاضر میں اس کی تطبیقات پر بحث کی جائے۔

مقاصد و اہدافِ تحقیق

اس موضوع پر تحقیق و بحث کے مقاصد و اہداف درج ذیل ہیں۔

1۔ عقود و معاہدات میں رضامندی پر فقہی لٹریچر اور فقہاء کرام کی آراء کو پیش کرنا۔

2۔ موجودہ الیکٹرانک فارمز میں اظہارِ رضامندی کی جدید صورتوں کی تحقیق کرنا اور اس کے جائز و ناجائز پہلوؤں پر روشنی ڈالنا۔

3۔ الیکٹرانک فارمز کے ذریعے اظہارِ رضامندی کی جدید صورتوں کو بیان کرتے ہوئے ان پر اصول کو منطبق کرنا۔

الیکٹرانک فارمز کا تعارف

دور جدید میں ڈیجیٹل ترقیاتی کاموں میں ایک اہم پیش رفت الیکٹرانک فارم کی تشکیل ہے جس کا استعمال تیزی سے پھیل رہا ہے۔ الیکٹرانک فارم کو روایتی کاغذی دستاویزات کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ فارم مختلف اداروں اور افراد نے اپنی ویب سائٹس پر بنائے ہوتے ہیں۔ ویب سائٹ پر آنے والے صارفین ان فارم کو پر کرتے ہیں۔ ان فارموں میں جو معلومات پوچھی گئی ہوتی ہیں ان کے جوابات دے کر ان فارموں کو جمع کرایا جاتا ہے۔ ان فارم کے ذریعے سرکاری و نجی ادارے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے صارفین سے ان کا ڈیٹا لیتے ہیں۔ مختلف کورسسز منعقد کرنے والے ادارے و افراد الیکٹرک فارمز کے ذریعے لوگوں کی رجسٹریشن کا عمل سرانجام دیتے ہیں۔

الیکٹرانک فارم کا مفہوم

الیکٹرانک فارم جنہیں ای فارم (e-Form) بھی کہتے ہیں۔ یہ فارم ڈیجٹل شکل میں بنے ہوئے فارمز ہوتے ہیں جنہیں کاغذی فارمز کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر مختلف ادارے یا افراد ان فارم کے ذریعے اپنے صارفین کی معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ الیکٹرانک فارمز میں بھی وہی کالمز ہوتے ہیں جو عام کاغذی فارمز میں ہوتے ہیں۔ الیکٹرانک فارموں میں بھی وہی چیزیں پوچھی جاتی ہیں جو عام روایتی کاغذی فارم میں پوچھی جاتی ہیں۔ الیکٹرانک فارم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ بآسانی اپنے موبائل، لیپ ٹاپ یا دوسری ڈیوائس کے ذریعے متعلقہ ادارے یا فرد کا فارم فل کر کے جمع کرا دیں۔ اس کا استعمال دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہا ہے۔ الیکٹرانک فارمز کا استعمال اب مختلف شعبوں میں ہو رہا ہے جیسے سرکاری دستاویزات، کاروباری معاہدات، طبی اداروں کے معاہدات اور تعلیمی اداروں کے داخلہ جات وغیرہ۔ آجکل ویزا درخواست کا فارم، انکم ٹیکس کے گوشوارے، بینک اکاؤنٹس کے فارمز زیادہ تر الیکٹرانک ہوتے ہیں۔[7]

الیکٹرانک فارم کے فوائد

ٹیکنالوجی کے ابھرتے ہوئے اس دور میں لوگ کاروبار کی مسلسل کارکردگی کو بڑھانے، کاغذ کے استعمال کو کم کرنے اور اپنے عمل کو ہموار کرنے کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ ان مقاصد میں تعاون کرنے والا ایک موثر ٹول ڈیجیٹل شکلوں کو اپنانا ہے۔ الیکٹرانک یا ڈیجیٹل فارمز کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند یہاں ذکر کیے جاتے ہیں:

1۔ ماحولیاتی پہلو:

ڈیجیٹل شکلوں کو اپنانے کی اہم وجوہات میں سے ایک وجہ ماحول پر ان کا مثبت اثر ہے۔ روایتی کاغذی شکلوں کے استعمال میں کمی ہونے سے وسیع پیمانے پر پرنٹنگ کی ضرورت کم ہو جاتی ہے، کاغذ کی کھپت میں کمی آتی ہے، اور متعلقہ ماحولیاتی اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

2۔ لاگت کی بچت

ڈیجٹل فارم پرنٹنگ، ذخیرہ کرنے، اور جسمانی کاغذی کام کی نقل وحمل سے وابستہ اخراجات کو ختم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دستی ڈیٹا کے اندراج سے متعلق اخراجات میں نمایاں طور پر کمی واقع ہوئی ہے، جو مزید حکمت عملی اور مؤثر اقدامات کے لیے وسائل کو مہیا کرتے ہیں۔ نیز کاغذی فارمز میں حوالہ تلاش کرنے کیلئے کافی وقت اور جسمانی محنت درکار ہوتی ہے جبکہ ڈیجیٹل فارم میں چند سیکنڈوں میں یہ کام ہو جاتا ہے، اس طرح وقت کی لاگت میں بھی نمایاں کمی آتی ہے۔

3۔ وقت کی کارکردگی

روایتی کاغذ پر مبنی فارمز میں اکثر دستی ڈیٹا کا اندراج ہوتا ہے اور یہ پروسیسنگ میں تاخیر کا باعث بنتا ہے۔ دوسری طرف، ڈیجیٹل فارم، ریئل ٹائم ڈیٹا کیپچر، خودکار توثیق، اور ڈیٹا بیس کے ساتھ ہموار انضمام کو فعال کرکے پورے ورک فلو کو تیز کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف تخلیق اور دستخط کو متاثر کرتا ہے بلکہ آرکائیونگ اور تلاش کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے اور مجموعی پیداواری صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

4۔ بہتر درستگی

کاغذی فارم میں دستی ڈیٹا انٹری کے دوران غلطیوں کا خدشہ ایک عام چیلنج ہے۔ کاغذی فارم میں اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ کسی کے نام میں غلطی ہوگئی ہو یعنی سپیلنگ میں کوئی غلطی ہوگئی ہو اور یا پتہ وغیرہ میں غلطی ہوگئی ہو جبکہ ڈیجیٹل فارم میں توثیق کے خودکار طریقے فارم کے مطلوبہ حصوں کو خودکار طور پر نمایاں کرکے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ درج کردہ ڈیٹا درست اور غلطی سے پاک ہے۔ یہ ڈیٹا کے معیار کو بہتر بنانے میں معاون ہے اور بڑی غلطیوں کے امکانات کو کم کرتا ہے۔

5۔ رسائی اور ورک فلو

ڈیجیٹل فارمز کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ صارفین کی مختلف اداروں تک رسائی آسان ہوگئی ہے۔ ڈیجیٹل فارم کو دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے لوگ بیک وقت بھر سکتے ہیں۔ اس سے صارفین اور کاروباری اداروں کا آپس میں تعلق مضبوط ہوتا ہے اور اس سے کاروباری اور تعلیمی اداروں کے کام میں تیزی اور بہتری پیدا ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ عملی طور پر کہیں سے بھی رسائی کا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ لچک Covid کے بعد کے کام کے ماحول میں خاص طور پر قابل قدر رہے، جس سے ملازمین اپنے گاہکوں کے ساتھ دور سے کام کرسکتے ہیں۔ ڈیجیٹل فارم نئے ورک فلو بنانے کے نئے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ منظم کام کیلئے ورک فلو فارم بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ بالخصوص جب متعدد دستخط کنندگان فارم بھر رہے ہوں تو الیکٹرانک فارم ان سب کو اکٹھا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

6۔ حفاظت اور تعمیل

ڈیٹا کو سنبھالنے میں سیکیورٹی ہمیشہ ایک تشویش کا باعث ہوتی ہے اور اس سلسلے میں جب ہم ڈیجیٹل اور کاغذ کا باہم تقابل کرتے ہیں تو دونوں میں ڈیجیٹل زیادہ محفوظ طریقہ نظر آتا ہے۔ ڈیجیٹل فارم پاس ورڈز اور توثیق کی خصوصیات کے ساتھ سیکیور ہوتے ہیں، یہ پاس ورڈز معلومات کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے تالا اور چابی تالا اور چابی کا کام دیتے ہیں۔

7۔ کوالٹی کنٹرول

ڈیجیٹل فارم ڈیٹا کو کنٹرول کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ لہذا اس بات کو یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ کسی بھی صارف کی ضروری معلومات (مثلاً ای میل پتہ، فون نمبر وغیرہ) رہ نہ جائیں۔

8۔ غلطی سے پاک خودکار حسابات

الیکٹرانک فارمز پر آرڈر یا انوائس بنانے سے اشیاء کی قیمتوں، مقداروں، ٹیکس، شپنگ، اور دیگر متعلقہ تفصیلات کے لیے خودکار حساب کتاب کا فائدہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے غلطیوں کا امکان کم ہوتا ہے، قیمتی وقت اور محنت کی بچت ہوتی ہے، اور غلط رسیدوں یا خریداری کے آرڈرز کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل بھی حل ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں ہموار لین دین اور مثبت تعلقات جاری رہتے ہیں۔

9۔ اداروں میں استعمال

ڈیجیٹل فارم کا استعمال مختلف تعلیمی ادروں میں عام ہو گیا ہے۔ طلبہ کی رجسٹریشن اور ان کے داخلہ فارم کیلئے ڈیجیٹل فارم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سرکاری اداروں میں عوام کی شکایات کے اندراج کیلئے، ٹیکس ریٹرن جمع کرانے کیلئے اور پاسپورٹ کی درخواستوں وغیرہ کیلئے الیکٹرانک فارم استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہسپتالوں میں بھی الیکٹرانک فارم کا استعمال عام ہے۔ مریضوں کا ڈیٹا ڈیجیٹل فارم پر لیا جاتا ہے۔ اس طرح تمام مریضوں کے ڈیٹا تک ڈاکٹروں اور نرسوں کی رسائی آسان ہو گئی ہے۔[8]

الیکٹرانک فارمز میں رضامندی

فقہاء اور اصولیین نے رضا کی تعریف یہ کہ ہے کہ رضا مکمل اختیار کو کہتے ہیں جو کہ اپنی انتہاء کو پہنچا ہو اس طور پر کہ چہرے کی بشاشت کے ذریعے اس کا اثر بھی ظاہر ہو رہا ہو۔[9]

شرعی و قانونی ماہرین کے نزدیک کسی بھی معاہدہ میں رضامندی کا مطلب یہ ہے کہ مکمل آزادانہ اختیار کے ساتھ وہ معاہدہ کیا جائے اور معاہدہ کرنے پر کسی بھی فریق پر کوئی جبر واکراہ نہ ہو۔ یہی رضامندی اگر الیکٹرانک یا ڈیجیٹل ذرائع سے ہو تو اسے الیکٹرانک یا ڈیجیٹل رضامندی کہا جاتا ہے۔ عام روایتی کاغذات پر معاہدات کی طرح الیکٹرانک فارمز پر معاہدات میں رضامندی کیلئے بھی یہ شرط ہے کہ معاہدے کی تمام ضروری تفاصیل فریقین کو بتا دی جائیں اور انہیں اس کو ماننے یا نہ ماننے کا مکمل اختیار دے دیا جائے۔ اگر الیکٹرانک ذرائع میں معاہدے کی ضروری تفصیلات میں ابہام ہو یا کوئی پیچیدگی ہو تو وہ رضامندی میں مخل ہو سکتی ہے۔

الیکٹرانک رضامندی کی اقسام

الیکٹرانک رضامندی کی درج ذیل اقسام ہیں:

1۔ واضح الیکٹرانک رضامندی (*Explicit Electronic Consent*)

واضح الیکٹرانک رضامندی کی صورت یہ ہے کہ اس میں کسی بھی معاہدہ یا ایگریمنٹ کی تمام تفصیلات ذکر کرنے کے بعد واضح طور پر رضامندی

یا عدم رضامندی کا آپشن دیا گیا ہو۔ مثلاً آپ کسی ویب سائٹ پر جا کر اس کی تمام شرائط و ضوابط تحریری صورت میں پڑھنے کے بعد اس کے نیچے دیے گئے آپشن I Agree یا I Disagree کے بٹن پر کلک کرتے ہیں تو یہ واضح الیکٹرانک رضامندی کی صورت ہے۔ اس میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہوتا۔ واضح طور پر صارف اپنی رضامندی یا عدم رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔ لہٰذا یہ طریقہ شرعی اور قانونی لحاظ سے بھی معتبر ہے۔

2۔ غیر واضح الیکٹرانک رضامندی(*Implied Electronic Consent*)

یہ وہ الیکٹرانک رضامندی ہے جس میں واضح طور پر Agree یا I Disagree کے ذریعے رضامندی یا عدم رضامندی کا اظہار نہ کیا گیا ہو بلکہ بالواسطہ رضامندی کا اظہار کیا گیا ہو۔ مثلاً آپ کسی ویب سائٹ پر کافی دیر سے موجود ہیں اور اس ویب سائٹ کے مواد کو کاپی کر رہے ہیں اور اس ویب سائٹ کی سروسز سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن آپ نے واضح طور پر I Agree کے ذریعے رضامندی کا اظہار نہ کیا ہو جبکہ وہ ویب سائٹ صرف ان صارفین کو اپنی ویب سائٹ سے استفادہ کا موقع دیتی ہے جو ان کی شرائط کو تسلیم کر چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں وہ ویب سائٹ صارف کہ کسی خاص عمل (جیسے کافی دیر تک ویب سائٹ پر موجودگی) سے یہ سمجھ جاتی ہے کہ صارف نے ان کی شرائط کو تسلیم کر لیا ہے۔ یعنی یہ رضامندی کی صریح صورتوں میں داخل نہیں ہے بلکہ یہاں عملی طور پر رضامندی کا اظہار پایا جاتا ہے۔

3۔ مشروط الیکٹرانک رضامندی(*Conditional Electronic Consent*)

یہ وہ صورت ہے جس میں مکمل اور غیر مشروط طور پر رضامندی کا اظہار نہیں کیا جاتا بلکہ مشروط طور پر رضامندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی تعلیمی یا سرکاری ادارے کا الیکٹرانک فارم فل کیا جائے اور اس میں کچھ شرائط پر صارف کو اعتراض ہو جسے وہ تسلیم نہ کرے۔ ایسی صورت میں وہ ان چند شرائط کو من و عن تسلیم کیے بغیر اس پر کچھ کمنٹ ڈال کر فارم جمع کروا دے تو یہ صورت مشروط الیکٹرانک رضامندی کی ہے۔ اس میں عقد کی تمام شرائط کے ساتھ اتفاق نہیں ہوتا۔

4۔ خودکار الیکٹرانک رضامندی(*Automated Electronic Consent*)

الیکٹرانک رضامندی کی ایک قسم خودکار الیکٹرانک رضامندی ہے اس میں الیکٹرانک ذریعہ خودکار طور پر صارف کی رضامندی کو معلوم کرتا ہے، مثلاً بعض ویب سائٹ یا ایپلی کیشنز صارف کے مخصوص طرزِ عمل کو از خود رضامندی تصور کرتی ہیں۔ اس قسم کی رضامندی خود الیکٹرانک رضامندی میں داخل ہے۔

5۔ جاری رضامندی(*Ongoing Consent*)

جاری رضامندی کا مطلب یہ ہے کہ جس میں وقتاً فوقتاً صارفین کی رضامندی کی تجدید کی جاتی رہے۔ یہ عموماً وہاں ہوتا ہے جہاں صارفین کے ساتھ ایک لمبے عرصے تعلق رہتا ہے جس میں ان کی پسند اور ترجیحات بدلنے کا امکان ہوتا ہے۔ اس رضامندی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صارفین کی رضامندی ہر وقت حاصل رہے اور صارفین کو اگر اپنی رضامندی میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو وہ کر سکے۔ مثال کے طور پر گوگل پر کلاؤڈ سٹوریج کی سروس حاصل کرنے کے بعد وقتاً فوقتاً گوگل کی طرف سے پیغام آتا ہے کہ صارف اپنی بیک اپ یا سنکرونائزیشن کے ذریعے اپنی رضامندی کی صورتحال کا جائزہ لے اور اپ ڈیٹ کرے۔[10]

الیکٹرانک معاہدات میں دھوکہ دہی اور غلط معلومات کا مسئلہ

الیکٹرانک معاہدات میں دھوکہ دہی اور غلط معلومات کا امکان ہو سکتا ہے۔ الیکٹرانک فارمز کے ذریعے کیے گئے معاہدات میں فریقین چونکہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے نہیں ہوتے اور ایک دوسرے کی شناخت نہیں ہوتی اس لیے اس میں دھوکہ دہی اور غلط معلومات کا امکان موجود ہوتا ہے۔۔ فریقین اپنے درست نام کے بجائے غلط نام سے معاہدہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح الیکٹرانک ذرائع میں فروخت کنندہ یا خدمات

فراہم کرنے والا پروڈکٹ یا سروسز کے بارے میں غلط معلومات اور مبالغہ آرائی سے کام لیتا ہے جو کہ بعد میں نزاع کا باعث بنتا ہے۔

الیکٹرانک معاہدات میں دھوکہ دہی اور غلط معلومات سے بچاؤ کا طریقہ

الیکٹرانک معاہدات میں دھوکہ دہی اور غلط معلومات کے مسئلے سے بچنے کیلئے ایسے حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے جس سے دھوکہ دہی اور فراڈ سے بچا جاسکے۔ اس مقصد کیلئے الیکٹرانک دستخط کو شامل کرنا اور دو مرحلوں پر مشتمل تصدیق کا استعمال مفید ثابت ہو گا۔ اس کے علاوہ بلاک چین ٹیکنالوجی کے استعمال سے الیکٹرانک فارمز اور ان پر کیے جانے والے معاہدات کو مزید محفوظ اور دھوکہ و فراڈ سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔[11]

بینکنگ اور مالیاتی معاہدات میں الیکٹرانک رضامندی

بینکنگ اور مالیاتی معاہدات میں الیکٹرانک طریقوں سے کلائنٹس کی رضامندی حاصل کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ ان الیکٹرانک ذرائع نے روایتی کاغذی معاہدات کی جگہ لے لی ہے۔ اب ڈیجیٹل ذرائع سے صارفین کی رضامندی لی جارہی ہے جس سے وقت اور دیگر وسائل کی بچت ہو رہی ہے۔

بینکنگ انڈسٹری میں درج ذیل طریقوں سے الیکٹرانک رضامندی لی جارہی ہے:

۱۔ ای میلز کے ذریعے کلائنٹ سے رابطہ کر کے اس سے رضامندی لی جاتی ہے۔

۲۔ آن لائن فارم فل کر کے کلائنٹ کی رضامندی لی جاتی ہے۔

۳۔ بعض اوقات بینک اپنے کلائنٹ سے الیکٹرانک دستخط کی درخواست کرتے ہیں تاکہ آن لائن معاہدہ کو محفوظ بنایا جاسکے۔

۴۔ بینکنگ سسٹم میں بائیومیٹرک ذرائع جیسے فنگر پرنٹ اور چہرے کی شناخت وغیرہ کے ذریعے کلائنٹ کی رضامندی لی جاتی ہے۔

۵۔ کلائنٹ جب کسی ویب سائٹ پر خریداری کر کے بینک تفصیلات شیئر کرتا ہے تو بینک کی جانب سے OTP(One Time Password) کلائنٹ کے موبائل نمبر پر آتا ہے جس کا اندراج کر کے وہ بینک سے رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

بینکنگ سسٹم میں الیکٹرانک رضامندی میں اگرچہ کچھ مسائل ہیں مثلاً سائبر سیکیورٹی کے خطرات، عدم شناخت کے مسائل، قانونی حیثیت کے حوالے سے مسائل وغیرہ۔ لیکن ان مسائل کے باوجود بینکاری کے نظام میں ڈیجیٹل معاہدات کے کئی فوائد ہیں۔ مثلاً وقت اور اخراجات میں کمی واقع ہوئی ہے، کلائنٹس کیلئے آسانی اور سہولت ہے۔ الیکٹرانک ذرائع میں اکثر خودکار سسٹم ہوتے ہیں جو تصدیق اور شناخت کے عمل کو تیز اور باعتماد بناتے ہیں۔[12]

الیکٹرانک فارمز میں رضامندی کے مسائل: شرعی نقطہ نظر

کسی بھی معاملے پر رضامندی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مکمل ارادے اور اختیار سے اس میں شامل ہو اور معاہدہ کرنے میں کسی بھی فریق پر کوئی جبر واکراہ نہ ہو۔ یہ رضامندی اگر الیکٹرانک یا ڈیجیٹل ذرائع سے ہو تو اسے الیکٹرانک یا ڈیجیٹل رضامندی کہا جاتا ہے۔ عام روایتی کاغذات پر معاہدات کی طرح الیکٹرانک فارمز پر معاہدات میں رضامندی کیلئے بھی یہ شرط ہے کہ معاہدے کی تمام ضروری تفصیلات فریقین کو بتادی جائیں اور انہیں اس کو ماننے یا نہ ماننے کا مکمل اختیار دے دیا جائے۔ اگر الیکٹرانک ذرائع میں معاہدے کی ضروری تفصیلات میں ابہام ہو یا کوئی پیچیدگی ہو تو وہ رضامندی میں مخل ہو سکتی ہے۔

معاہدے پر رضامندی کا اظہار قول یا فعل سے ہوتا ہے۔ قول کے ذریعے رضامندی کو ایجاب وقبول (Offer and Acceptance) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ قول کے ذریعے رضامندی کے اظہار کو فقہاء نے افضل قرار دیا ہے اور قول کا رضامندی کا ذریعہ ہونا فقہاء کے درمیان

متفق علیہ ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے یہ شرط لگائی ہے کہ قول رضامندی پر اس وقت دلالت کرے گا جبکہ اس قول میں رضامندی کے علاوہ کوئی اور احتمال نہ ہو۔ چنانچہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

"دلالة اللفظ على الرضا، حيث هو الوسيلة الأولى والأفضل في التعبير عن الرضا، ولا خلاف بين الفقهاء في ذلك، وإن كان الخلاف فيه منصبا على بعض الصيغ، كصيغ الاستفهام، أو الكناية، أو المضارع، حيث وقف بعض الفقهاء عند ملاحظة نوعية الدلالة اللغوية، واشترطوا أن لا يكون فيها احتمال، في حين أن جماعة من الفقهاء - منهم المالكية - ذهبوا إلى أن العمدة في ذلك دلالة اللفظ على المقصود، وأن المرجع في ذلك هو العرف، كما أن القرينة أيضا لها دور في جعل اللفظ دالا على المقصود"[13]

تلفظ اطمینان کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ یہ اطمینان کے اظہار کا پہلا اور بہترین ذریعہ ہے، اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، حالانکہ اس میں اختلاف بعض صورتوں پر مرکوز ہے، جیسے کہ استفساراتی شکلیں، استعارے، یا زمانہ حال، جیسا کہ بعض فقہاء نے لسانی مفہوم کے معیار کو نوٹ کرنا چھوڑ دیا، انہوں نے یہ شرط رکھی کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہونا چاہیے، جب کہ فقہاء کا ایک گروہ - بشمول مالکیہ - کا خیال ہے کہ اس کی بنیاد اس لفظ کی طرف اشارہ ہے جو مقصود ہے، اور یہ کہ اس میں حوالہ اپنی مرضی کے مطابق ہے، اور سیاق وسباق کا بھی لفظ کو اس بات کا اشارہ بنانے میں ایک کردار ہے کہ کیا مقصد ہے۔

اسی طرح بعض اوقات کسی معاہدے پر فعل کے ذریعے رضامندی کا اظہار کیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص کوئی چیز دوسرے کو پیش کرتا ہے اور دوسرا اس چیز کو لے لیتا ہے اور قیمت اداء کر دیتا ہے لیکن زبان سے وہ دونوں کوئی تلفظ نہیں کرتے تو خرید وفروخت کا یہ معاملہ منعقد ہو جاتا ہے اور اسے بیع تعاطی کہتے ہیں، یہاں خریدار اور فروخت کنندہ میں سے کسی نے بھی زبان سے کچھ نہیں بولا بلکہ انکے فعل نے انکی رضامندی کو ظاہر کیا ہے، اسی طرح اگر خریدار اور فروخت کنندہ میں سے کوئی ایک اپنی زبان سے ایجاب یا قبول کرے اور دوسرے شخص کی طرف سے صرف فعل پایا جائے تو اس سے بھی بیع منعقد ہو جائے گی اور جانبین میں سے ایک کی رضامندی پر قول اور دوسرے کی رضامندی پر فعل دلالت کرے گا۔

فعل کے رضامندی پر دلالت کے حوالے سے فقہاء کی تین آراء ہیں:

1۔۔۔شوافع کی مشہور رائے یہ ہے کہ فعل رضامندی پر دلالت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

2۔۔۔جمہور احناف، مالکیہ اور حنابلہ کے ہاں فعل مطلقاً رضامندی پر دلالت کرتا ہے۔

3۔۔۔علامہ کرخیؒ کی رائے یہ ہے کہ خسیس اور گھٹیا چیزوں میں فعل رضامندی کی دلیل ہو گا لیکن نفیس اور عمدہ چیزوں میں قول کے بغیر محض فعل رضامندی کی دلیل نہیں۔

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

"دلالة الفعل على الرضا (البذل) أي عرض الشخص المعقود عليه فيأخذه الآخر فيدفع قيمته، وهذا ما يسمى بالمعاطاة، أي من الطرفين، أو القول من أحدهما والعرض من الآخر، أي الإعطاء من أحد دون قول، والجانب الثاني يعبر عن الرضا بالقول، أو الكتابة، أو نحوهما. وقد ثار الخلاف في مدى دلالته على الرضا على ثلاثة آراء موجزها: الرأي الأول: عدم صلاحية الفعل (البذل) للتعبير عن الرضا في العقود، هذا رأي الشافعية في المشهور عندهم. الرأي الثاني: صلاحيته للدلالة على الرضا، وإنشاء العقد به مطلقا، وهذا مذهب الحنفية - ما عدا الكرخي - والمالكية، والحنابلة - ما عدا القاضي - واختاره جماعة من

الشافعية منهم البغوي والنووي، وإن كان بعض هؤلاء قيدوا ذلك بالعرف. الرأي الثالث: صلاحيته في الأشياء الرخيصة، وعدم صلاحيته في الغالية والنفيسة، وهذا رأي الكرخي من الحنفية، وابن سريج، والغزالي من الشافعية، والقاضي أبي يعلى من الحنابلة"[14]

"ایکٹ کی تعبیر رضامندی (پیشکش) ہے، یعنی اس شخص کی پیشکش جس سے معاہدہ کیا جاتا ہے، تو دوسرا اسے لے کر اس کی قیمت ادا کرتا ہے، اسی کو دینا کہتے ہیں، یعنی دونوں فریقین کی طرف سے، یا ان میں سے ایک کی طرف سے ایک بیان، اور دوسرے کی طرف سے پیشکش، یعنی ایک شخص کی طرف سے بغیر کہے دینا، اور دوسرا پہلو تقریر یا تحریر کے ذریعے رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

اختلاف اس حد تک پیدا ہوا ہے جس سے یہ تین آراء کی بنیاد پر رضامندی کی نشاندہی کرتا ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پہلا قول: معاہدوں میں رضامندی ظاہر کرنے کے لیے فعل صحیح نہیں ہے۔ یہ شافعی کا قول ہے جو ان میں مشہور ہے۔

دوسرا قول: اس کی رضامندی ظاہر کرنا، اور اس کے ساتھ قطعی طور پر معاہدہ کرنا احناف کا عقیدہ ہے - سوائے الکرخی کے - اور مالکیوں اور حنبلیوں کا - سوائے قاضی کے - اور یہ۔ اسے شافعیوں کے ایک گروہ نے منتخب کیا تھا، جن میں البغوی اور النووی بھی شامل ہیں، حالانکہ ان میں سے بعض نے اسے رواج کے مطابق محدود کیا ہے۔

تیسرا قول: سستی اور قیمتی چیزوں میں اس کا باطل ہونا حنفی مکتب کے الکرخی، ابن سریج، شافعی مکتب فکر کے الغزالی اور قاضی ابو کا قول ہے۔ یعلیٰ حنبلی مکتب فکر سے۔

الیکٹرانک فارمز میں ایک بٹن دبانے یا باکس چیک کرنے سے ایجاب وقبول کی شرعی حیثیت

الیکٹرانک فارمز میں کسی بھی معاہدہ پر رضامندی یعنی ایجاب و قبول عموماً بٹن دبانے یا چیک باکس پر نشان لگانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ آیا بٹن دبانے یا چیک باکس پر نشان لگانے کے ذریعے شرعاً ایجاب و قبول ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس سے متعلق عرض یہ ہے کہ شرعاً کسی بھی معاہدے پر رضامندی اور ایجاب و قبول بذریعہ الفاظ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ الفاظ کے علاوہ بھی کئی طریقوں سے شرعاً ایجاب و قبول متحقق ہو جاتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات انسان کے فعل سے بھی رضامندی کا تحقق ہو جاتا ہے اور وہ فعل کسی معاہدے پر ایجاب و قبول کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کی مثال پہلے دی جاچکی ہے جیسے ایک شخص کوئی چیز دوسرے کو پیش کرتا ہے اور دوسرا اس چیز کو لے لیتا ہے اور قیمت اداء کر دیتا ہے لیکن زبان سے وہ دونوں کوئی تلفظ نہیں کرتے تو یہ بیع منعقد ہو جاتی ہے اور اسے بیع تعاطی کہتے ہیں، یہاں خریدار اور فروخت کنندہ میں سے کسی نے بھی زبان سے ایجاب و قبول نہیں کیا بلکہ ان کے لین دین والے فعل کو ہی ایجاب و قبول کے قائم مقام سمجھ کر بیع منعقد مان لی گئی۔

محیط برھانی میں ہے:

"وذكر في «النوازل» : وضع فلساً عند بقال وأخذ رمانة برضاه ولم يتكلما شيئاً فهذا بيع"[15]

"نوازل میں مذکور ہے کہ کسی نے پھل فروش کے پاس ایک سکہ رکھ دیا اور اس سے اس کی رضامندی سے انار لے لیا اور ان دونوں نے کوئی کلام نہیں کیا تو یہ بیع سمجھی جائے گی۔"

اسی طرح کتابت سے بھی رضامندی کا اظہار ہو جاتا ہے اور یہ بھی ایجاب و قبول کے قائم مقام بن جاتا ہے۔ در مختار میں ہے:

"كتب الطلاق، وإن مستبينا على نحو لوح وقع إن نوى و قيل مطلقا" [16]

"کسی نے طلاق تحریر کی، اگر تو واضح تحریر ہے جیسے کسی تختی وغیرہ پر لکھی ہو تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی بشرطیکہ شوہر نیت کرے اور ایک قول یہ ہے کہ مطلقاً طلاق واقع ہو جائے گی۔"

اسی طرح اگر کوئی شخص بولنے پر قادر نہ ہو یا بول تو سکتا ہو مگر کسی وجہ سے اسکا کلام سمجھ نہ آتا ہو (نطق مفہوم پر قادر نہ ہو) تو اسکا اشارہ معتبر

ہے اور اس کا اشارہ کلام ہی سمجھا جائے گا اور اسکی رضامندی پر دالّ ہو گا۔ لہذا ایسے شخص کے اشارے سے ہی ایجاب و قبول متحقق ہو جائے گا۔
موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

"اتفق الفقهاء على أن إشارة العاجز عن النطق المفهومة هي كالكلام"[17]

"فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص سمجھ آنے والی بات کرنے سے عاجز ہو تو اس کا اشارہ ہی کلام ہے۔"

اسی طرح فقہاء کرام نے بعض مواقع پر خاموش رہنے کو بھی رضامندی تصور کیا ہے یعنی جس موقع پر بیان اور وضاحت کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ پر خاموشی بھی بیان کے حکم میں ہے جبکہ اسکے ساتھ ایسے قرائن پائے جائیں جو رضامندی پر دلالت کر رہے ہوں۔ چنانچہ فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر باکرہ لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے اور وہ خاموش رہے تو اسکی خاموشی رضامندی کی دلیل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ لڑکی کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی اجازت کیسے معلوم ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکی خاموشی بھی اجازت ہے۔

نتیجہ بحث

مذکورہ بالا بحث سے واضح ہوا کہ ایجاب و قبول اور اظہار رضامندی مختلف طریقوں سے ہو سکتی ہے اس کیلئے تکلم شرط نہیں ہے۔ لہذا الیکٹرانک فارمز میں بٹن دبانے یا چیک باکس پر نشان لگانے سے بھی رضامندی کا تحقق ہو سکتا ہے اور اسے بھی ایجاب و قبول کے قائم مقام سمجھا جا سکتا ہے۔ لہذا الیکٹرانک معاہدات میں اگر ایک فریق ایک فارم پر اپنی شرائط رکھ کر ایجاب کرے اور دوسرا فریق بٹن دبا کر یا چیک باکس پر نشان لگا کر اسے قبول کرلے تو یہ ایجاب و قبول شرعاً درست ہے۔

@ 2024 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات

[1] المؤمنون:51

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح للامام البخاری، باب علامۃ المنافق 1/ 16

[3] ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند أحمد، مؤسسۃ الرسالۃ 34/ 299

[4] ملا قاری، علی بن محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، بیروت، 5/ 1974

[5] البقرۃ:188

[6] القرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد، الجامع لآحکام القرآن، دار الکتب المصریۃ، 2/ 338

[7] *The Electronic Signatures in Global and National Commerce Act (E-Sign Act),* https://www.fdic.gov/resources/supervision-and-examinations

[8] *Sari Rahal, The advantages of digital forms" https://cusomag.com/2024/01/24/embracing-efficiency-the-advantages-of-digital-forms-in-modern-workflows/*

[9] علاء الدین الحنفی، عبدالعزیز بن احمد بن محمد، کشف الاسرار شرح اصول البزدوی، دار الکتاب الاسلامی، 4/382

ابوالبرکات، عبداللہ بن احمد النسفی، کشف الاسرار شرح المصنف علی المنار: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 4/383

[10] *Osman Husain, Different Types of Consent, enzzuzo, https://www.enzuzo.com/blog/types-of-consent*

[11] *George Loukas, Digital Deception: Cyber Fraud and Online Misinformation, IT Professional, Volume: 22, Issue: 2, 01 March-April 2020, https://ieeexplore.ieee.org/document/9049297*

[12] *Benefits of eSignatures for Financial Institutions, December 19, 2023;* https://www.proof.com/blog/the-benefits-of-electronic-signatures-for-banks

[13] «الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ» 22/ 236

[14] الموسوعة الفقهية الکویتیة، 22/ 236

[15] ابن مازہ، برھان الدین محمود بن احمد، المحیط البرھانی، دار الکتب العلمیہ، 6/ 273

[16] الحصکفی، الدر المختار، 3/ 246

[17] الموسوعة الفقهية الکویتیة 22/ 237